رات میں قضا روزے کی نیت کی، مگر سحری بھولے سے مطلق روزے کی نیت سے کی تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12653

تاریخ اجراء: 11 جمادی الاخری 1444ھ / 04 جنوری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی رات میں یہ نیت تھی کہ اگر میری سحری میں آنکھ کھلی تو میں نے قضا روزہ رکھنا ہے، لیکن سحری کے وقت زید قضا روزے کی نیت کرنا ہی بھول گیا اور مطلق روزے کی نیت سے اس نے روزہ رکھا، پھر صبح اسے یاد آیا کہ میں نے تو آج قضا روزہ رکھنا تھا۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس صورت میں زید دن میں اس قضا روزے کی نیت کر سکتا ہے؟ کیا دن میں نیت کر لینے سے اس کا وہ قضا روزہ ادا ہو جائے گا؟؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید کا وہ قضا روزہ ہی ادا ہو گا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ قضا روزے کی نیت رات میں یا عین صبح صادق کے وقت کرنا ضروری ہے اس کے بعد قضا روزے کی نیت معتبر نہیں۔ صورتِ مسئولہ میں زید نے رات ہی میں قضا روزے کی نیت کر لی تھی پھر اگرچہ سحری اس نے مطلق روزے کی نیت سے کی لیکن کہیں بھی اس قضا روزے کی نیت سے رجوع کرنا نہیں پایا گیا، لہذا قضا روزے کی نیت رات ہی میں کر لینے سے اس کا وہ روزہ، قضا روزہ شمار ہو گا۔

قضا روزے کی نیت رات ہی میں کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(فيصح) أداء (صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية من الليل إلى الضحوة الكبرى)" یعنی رمضان، نذرِ معین اور نفل روزوں کی نیت رات سے لے کر ضحوہ کبری سے پہلے پہلے تک کی جا سکتی ہے۔

(فیصح أداء صوم رمضان إلخ) کے تحت رد المحتار میں ہے:" قید بالأداء؛ لأن قضاء رمضان وقضاء النذر المعین أو النفل الذي أفسده یشترط فیه التبییت والتعین "یعنی یہاں شارح نے اسے اداء سے مقید کیا کیونکہ رمضان کے قضا روزے، نذرِ معین کے قضا روزے یا وہ نفل جسے شروع کرنے کے بعد توڑ دیا گیا ہو ان تمام روزوں کی نیت اور تعیین رات ہی میں ہو جانا ضروری ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصوم، ج 03، 393، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے:" وشرط القضاء والکفارات ان یبیت ویعین کذافی النقایة "یعنی قضاء اور کفاروں کے روزے میں یہ ضروری ہے کہ رات میں ان کی نیت کی جائے اور انہیں معین کیا جائے، جیسا کہ نقایہ میں مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، ج 01، ص 196، مطبوعہ پشاور)

رات میں روزے کی نیت درست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس نیت سے رجوع کرنا نہ پایا جائے۔ جیسا کہ بحر الرائق، محیط برہانی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے:" والنظم للاول " قضاء رمضان والکفارات وجزاء الصید والحلق والمتعة والنذر المطلق لا یصح بمطلق النیة، ولا بنیة مباینة، ولا بد فیه من التعیین لعدم تعین الوقت له، ولا بد فیه أیضا من النیة من اللیل أو ما هو في حکمه، وهو المقارنة لطلوع الفجر بل هو الأصل؛ لأن الواجب قران النیة بالصوم لا تقدیمها، وإنما جاز التقدیم للضرورة۔۔۔۔ **ثم اعلم أن النیة من اللیل کافیة في کل صوم بشرط عدم الرجوع عنها** حتی لو نوی لیلا أن یصوم غدا ثم عزم في اللیل علی الفطر لم یصبح صائما فلو أفطر لا شيء علیه إن لم یکن رمضان، ولو مضی علیه لا یجزئه؛ لأن تلک النیة انتقضت بالرجوع "یعنی رمضان کے قضا روزے، کفارے کے روزے، حرم کا شکار کرنے کے بدلے میں لازم روزے، تمتع کی قربانی نہ کرنے کے بدلے میں لازم روزے، نذر مطلق یہ سب روزے مطلق نیت سے اور مبائن نیت سے درست نہیں ہوتے۔ ان روزوں میں تعیین بھی ضروری ہے کیونکہ ان کی ادائیگی کے لیے کوئی خاص وقت متعین نہیں۔ یونہی ان روزوں کی ادائیگی کے لیے رات میں یا طلوعِ فجر کے وقت نیت کا ہونا ضروری ہے بلکہ اصل وقت طلوعِ فجر کے وقت میں نیت ہونا ہی ہے کیونکہ واجب ہے کہ روزے کی نیت ابتدائی وقت سے ملی ہو اس سے پہلے نہ ہو مگر ضرورت کی بنا پر نیت پہلے کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔۔۔ پھر تم جان لو کہ ہر روزے کی درست ادائیگی کے لیے رات میں کی جانے والی وہی نیت معتبر ہو گی جس کے بعد رجوع نہ پایا جائے یہاں تک کہ اگر کسی نے رات میں یہ نیت کی کہ وہ کل روزہ رکھے گا پھر رات ہی میں یہ نیت کر لی کہ وہ روزہ نہیں رکھے گا تو وہ صبح روزہ

دار نہیں ہو گا پس اگر اس نے اگلے دن کچھ کھایا پیا تو اس پر کچھ لازم نہ ہو گا اگر وہ رمضان کا دن نہ ہو۔ اور اگر اس نے جاری رکھا تو وہ اسے کفایت نہیں کرے گا کیونکہ نیت سے رجوع ہونے کے سبب وہ نیت باقی نہ رہی۔ (بحر الرائق، کتاب الصوم، ج 03، ص 458، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "رات میں نیّت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا، تو نیّت جاتی نہ رہی وہی پہلی کافی ہے پھر سے نیّت کرنا ضرور نہیں۔۔۔۔ اگر رات میں روزہ کی نیّت کی پھر پکّا ارادہ کر لیا کہ نہیں رکھے گا تو وہ نیّت جاتی رہی۔ اگر نئی نیّت نہ کی اور دن بھر بھوکا پیاسا رہا اور جماع سے بچا تو روزہ نہ ہوا۔۔۔۔ ادائے رمضان اور نذر معیّن اور نفل کے علاوہ باقی روزے، مثلاً **قضائے رمضان** اور نذر غیر معیّن اور نفل کی قضا (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اس کی قضا) اور نذر معیّن کی قضا اور کفّارہ کا روزہ اور حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے جو روزہ واجب ہوا وہ اور حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ اور تمتع کا روزہ، **ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیّت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے، خاص اس معیّن کی نیّت کرے اور اُن روزوں کی نیّت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے** پھر بھی ان کا پورا کرنا ضرور ہے توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔ اگرچہ یہ اس کے علم میں ہو کہ جو روزہ رکھنا چاہتا ہے یہ وہ نہیں ہو گا بلکہ نفل ہو گا۔" (بہارِ شریعت، ج 01، ص 969-971، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**قضائے رمضان**، نذر غیر معین اور نفل کی قضا وغیرہ **کے روزوں کی نیت عین اجالا شروع ہونے کے وقت یا رات میں کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے کسی روزہ کی نیت اگر دس بجے دن میں کی تو وہ روزہ نہ ہوا۔**" (فتاوی فیض رسول، ج 01، ص 512، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم